شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ناصر رحمانی ﷾ کی جامعہ سلفیہ آمد

ایک علمی مجلس کا انعقاد

۲۴ مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر جامعہ سلفیہ میں ایک عظیم الشان علمی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں فیصل آباد کے ممتاز علماء، خطباء اور طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس مجلس کی مہمان شخصیت ممتاز عالمِ دین، معروف سکالر شیخ الحدیث مولانا عبداللہ ناصر رحمانی صاحب تھے۔ جنہوں نے نمازِ عصر کے بعد کلیدی خطاب فرمایا۔

انہوں نے کہا کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک علم وہ ہے جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے:

﴿اللھم انی أسألک علما نافعا﴾

گویا ایک علم نافع ہوتا ہے، جبکہ دوسری قسم جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔

﴿اللھم انی اعوذبک من علم لا ینفع﴾

گویا دوسری قسم اس علم کی ہے جو غیر نافع ہے۔

نافع علم وہ ہے جو دنیا و آخرت میں نفع بخش ہو اور وہ صرف وحی کا علم ہے، جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس سے بہرہ مند فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین بھی صرف کتاب وسنت کو ہی علم مانتے تھے۔ آپ نے اس موقعہ پر عطاء بن ابی رباح کا ایک مختصر واقعہ بیان کیا، جس میں ایک اعرابی نے مکہ مکرمہ میں ان سے مسئلہ دریافت کیا کہ آیا احرام کی حالت میں کوئی جبہ پہن سکتا ہے......؟

تو انہوں نے مختصراً جواب دیا کہ ”نہیں“۔

اس پر اعرابی نے پوچھا کہ کیا یہ آپ کی رائے ہے یا علم ہے......؟

تو انہوں نے فرمایا کہ یہ علم ہے۔ تو فوراً ایک حدیث پڑھ کر سنائی۔ جس میں آپ نے محرم کو قمیض، شلوار اور جبہ پہننے کی ممانعت کی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک علم سے کتاب وسنت مراد ہے اور یہی علم نافع ہے، جو دنیا میں بھی نفع بخش ہے۔ جبکہ آخرت کو بھی صاحب علم کو فائدہ پہنچائے گا۔ اصل نفع آخرت کا نفع ہے۔ نافع علم کے بیان سے خود بخود غیر نافع کی پہچان ہو جاتی ہے۔

بعض علوم ایسے ہیں، جن کا نفع عارضی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیاوی منفعت حاصل کرتا ہے۔ اس کا تعلق آخرت کے نفع سے نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں ایسے علم کی جستجو کرنی چاہئے جو آخرت میں نفع بخش ہو۔ یہی وہ علم ہے، جس کی فضیلت ہے۔

اس علم کو حاصل کرنے کے ساتھ دوسرا مرحلہ اس کو صحیح مفہوم کے ساتھ سمجھنا ہے۔ جس طرح صحابہ کرام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتے تھے، ان کے طریقہ اور منہج کے مطابق اس کا مفہوم اور مطلب حاصل کرنا ہی اس علم کو نافع بناتا ہے۔ تیسرا مرحلہ اس پر عمل کرنے کا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیک وقت علم اور عمل سکھا۔ ﴿تعلمنا العلم والعلم جمیعا﴾

صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ آپ پر وحی اترتی تو ہم میں شوق پیدا ہوتا کہ اس کے بعد آپ کیا فرمان جاری کرتے ہیں۔ کیا حکم صادر ہوتا ہے اور آپ اس پر کس طرح عمل کرتے ہیں۔ ہم سنتے اور دیکھتے، جس طرح آپ عمل کرتے، ہم بھی اسی طرح کرتے۔ جو علم بغیر عمل کے ہے، وہ نفع بخش نہیں۔

اور آخری مرحلہ اس علم کی دعوت ہے۔ دعوت کا عمل تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا وظیفہ رہا ہے اور یہ مشکل ترین اور بوجھل کام ہے۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دعوت کے ضمن میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، اس کا تذکرہ قرآن حکیم سورۃ ہود میں مذکور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ چونکہ اس میں تمام انبیاء کے قصص اور ان کی تکالیف، مصائب وآلام کا تذکرہ ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ آپ کی زندگی میں مشکل ترین دن کون سا ہے۔ حالانکہ غزوہ احد میں آپ شدید زخمی ہوئے، سر پر گہرا زخم لگا۔ جبکہ دندان مبارک شہید ہوئے۔ اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے سب سے سخت طائف میں دعوت دینے کا دن تھا۔ جب ان لوگوں نے پتھروں سے مجھے زخمی کر دیا اور میں بوجھل پاؤں کے ساتھ چل بھی نہیں سکتا تھا۔ حتیٰ کہ بے ہوش ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دعوت کا کام بڑا صبر آزما ہوتا ہے۔ اس میں استقامت کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس علم کے فیض کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہمیں پرخلوص دعوت کی ضرورت ہے۔

اس مجلس میں علماء، خطباء اور طالب علم موجود ہیں۔ میری درخواست ہے کہ وہ پوری محنت، لگن کے ساتھ علم حاصل کریں اور پھر پوری حکمت اور بصیرت کے ساتھ لوگوں تک پہنچائیں۔

اس سے قبل پرنسپل جامعہ سلفیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا اور پروگرام کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔ آخر میں حضرت مولانا حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ نے مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے نہایت پرتاثیر درس ارشاد فرمایا اور علمی گفتگو فرمائی۔ اس کے ساتھ آپ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کے امیر حضرت مولانا کاشف نواز رندھاوا اور ناظم اعلیٰ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے مولانا عبداللہ ناصر رحمانی کو فیصل آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کی دعوت دی اور اس کے بعد جامعہ سلفیہ میں ان کا خطاب رکھا۔ اس کے بعد آپ نے پرخلوص دعا فرمائی۔

(رپورٹ: شعبہ نشرواشاعت جامعہ سلفیہ)